© rasailojaraid.com



عبادات ومناجات

عبدالرحمٰن عزیز الہ آبادی☆

تحقیق احادیث: کامران طاہر

# الصلوة مفتاح الجنة

نماز دین کا ستون①، جنت کی کنجی②، مؤمن کی معراج③، آنکھوں کی ٹھنڈک④، قلبی سکون⑤ اور جسمانی شفا⑥ ہے۔اس کے ذریعے انسان جملہ مصائب وآلام، غموم وہموم، اور ہمہ قسم کے حزن و ملال سے نجات حاصل کرسکتا ہے۔ ربّ ِذوالجلال نے ﴿وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ﴾⑦ کا ارشادفرما کراس حقیقت کوآشکارا کردیا اور ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ﴾⑧ کا اہم اعلان فرما کرمشتاق دل میں وہ روح پھونک دی جواس کو ہمیشہ عبودیت اور فدائیت کا احساس دلا کراس ذاتِ صمدی کی بارگاہِ عالیہ میں جبینِ نیاز جھکانے پر مجبور کرتی ہے تاکہ بندہ اللہ کریم کے عفو ورحمت کے کشادہ دامن

---

☆ ادارہ امربالمعروف، حسین خان والہ، پتوکی، قصور

① احیاء العلوم:۱/۱۸۷ (ضعیف الجامع الصغیر:۴/۲۰۵)

② مسند احمد:۱۴۱۳۵ (ضعیف الجامع الصغیر:۵۲۶۵)

③ الصلوٰۃ معراج المؤمن، مکتوباتِ مجددی مکتوب نمبر۲۶۱ (لا أصل له)

④ امام کائنات ﷺ فرماتے ہیں:«جعلت قرة عيني في الصلوٰة» (نسائی:۳۸۷۹)

⑤ يا بلال! أقم الصلوٰة . أرحنا بها (ابوداود:۴۳۳۳)

⑥ فإن في الصلوٰة شفاء (ابن ماجہ:۳۴۴۹، سلسلہ ضعیفہ:۴۰۶۶)

⑦ (البقرہ:۴۵) اس آیت میں بنی اسرائیل کو حکم ہے، اُمت ِمحمدیہؐ کے ایمانداروں کو خطاب فرمایا: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ إِنَّ اللهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ﴾ (البقرہ:۱۵۳)''اے ایمان والو،صبر سے اور نماز سے قوت حاصل کرو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔'' (کشف الرحمٰن:۱/۳۶)

⑧ البقرۃ:۲۳۸ ''سب نمازوں کی محافظت کرو خاص کر درمیان والی نماز کی اور اللہ تعالیٰ کے روبرو باادب کھڑے ہوا کرو۔'' (کشف الرحمٰن:ص۱/۶۰)

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com



میں اپنے صغائر وکبائر کی گٹھڑی ڈال کر اس غفور رحیم سے عفو وکرم کی درخواست کر کے قیامت کی ہولناکیوں اور اس کے مہیب مناظر سے مامون ہو سکے ⑨ کیونکہ قیامت کے دن سب سے پہلے باز پرس نماز کی ہوگی۔ اگر نماز اُسوۂ رسول ﷺ کے مطابق صحیح ہوگی تو باقی اَعمال بھی صحیح ہوں گے۔ بصورتِ دیگر تمام اعمال کالعدم قرار دیے جائیں گے۔ فرمانِ نبوی ﷺ «أول ما يحاسب به العبد يوم القيامة الصلوة فإن صلحت صلح سائر عمله وإن فسدت فسد سائر عمله» ⑩ سے بھی یہی چیز مترشح ہوتی ہے۔

امامِ اعظم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اسلام اور دیگر مذاہب کے مابین نماز کو حد فاصل ⑪ قرار دے کر نماز کی اہمیت کو واضح فرما دیا کیونکہ دنیا وعقبیٰ کی کامیابی اور کامرانی کا سرچشمہ نماز ہی ہے۔ ارشادِ الٰہی ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ﴾ ⑫ میں بھی یہی بتلایا گیا ہے۔

خشوع وخضوع اور اُسوۂ رسول ﷺ کے مطابق ادا شدہ نماز سے دل میں نور وغنا پیدا ہوتا ہے اور ربّ کائنات کے جاہ وجلال اور اس کی عظمت وکبریائی کی دل میں تخم ریزی ہوتی ہے جو انسان کو صداقت وشرافت، صبر وقناعت، تسلیم ورضا، حلم وبردباری، تواضع وانکساری، عدل وانصاف، وفاشعاری اور احسان مندی جیسے مکارمِ اخلاق سے آراستہ وپیراستہ کرتی ہے۔ پھر انسان ﴿رِجَالٌ لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَآءِ

---

⑨ البقرۃ: ۲۷۷ ''البتہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور نماز کی پابندی کی اور زکوٰۃ ادا کی تو ان کے ربّ کے پاس ان کا ثواب محفوظ ہے۔ نہ ان کو کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔
(کشف الرحمٰن: ص۱/۷۳)

⑩ المعجم الأوسط للطبرانی: ۳۸۹/۴

⑪ العهد الذي بيننا وبينهم الصلوٰة فمن تركها فقد كفر (ترمذی: ۲۵۴۵) ''رسول ﷺ نے فرمایا: وہ عہد جو ہمارے اور منافقین کے درمیان ہے، وہ نماز ہے۔ جس نے نماز کو ترک کیا وہ کافر ہو گیا''

⑫ المومنون: ۱، ۲، ''یقیناً وہ ایمان والے کامیاب ہوگئے جو اپنی نماز میں اظہارِ عجز و نیاز کرنے والے ہیں۔''
(کشف الرحمٰن: ۵۴۵/۲)

© rasailojaraid.com



الزَّکٰوۃِ ……الآیة﴾[۱۳] کے تحت دنیا و مافیہا سے مستغنی ہوکر کامل یکسوئی کے ساتھ متوجہ اِلی اللہ ہوتا ہے اور «أن تعبد اللہ کأنك تراہ فإن لم تکن تراہ فإنه یراك»[۱۴] کا مصداق بنتا ہے کیونکہ وہ جملہ اُمور میں اپنا مقصودِ اصلی خالق کائنات کی رضا مندی اور خوشنودی کو گردانتا ہے ۔پھر ان صفات کا حامل نمازی کذب بیانی، ہرزہ سرائی، یاوہ گوئی، غیبت چغلی، خیانت، بدعہدی، تکبر و حسد، ظلم و زیادتی وغیرہ اخلاقِ رذیلہ سے کنارہ کش ہوجاتا ہے کیونکہ ﴿إنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ﴾[۱۵]

پھر جس طرح اس کا دل عبودیت و فدائیت کا مظہر ہوتا ہے، بعینہٖ اس کے جملہ اعضا بھی مکروہات و منہیات سے کنارہ کش ہوکر مصروفِ عبادت ہوجاتے ہیں جس سے اس کے دل میں سوز و گداز پیدا ہوتا ہے۔ چہرہ منور اور اس کی روح اَفلاکی بلندیوں پر فائز ہوتی ہے، ایسے انسان کے حرکات و سکنات، جلوس وقعود، اور سمع و بصر مشیت ِالٰہی کے مطابق ہوتے ہیں۔[۱۶] بایں ہمہ اگر وہ خطا کا مرتکب ہو بھی جائے تو ﴿إنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ﴾ کا پرمسرت اعلان[۱۷] اس رنجیدہ خاطر کے لئے تسکینِ قلبی کا سامان پیدا کرتا ہے، اگر اصلاحِ عمل کے بعد بھی حسرت و اَرمان باقی رہے تو ربّ ذوالجلال والاکرام اس حسرت خوردہ انسان کو ﴿فَاُوْلٰئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنَاتٍ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا﴾[۱۸] کا مژدہ

---

۱۳ النور: ۳۷ ''ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے، نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی۔ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں اُلٹ پلٹ ہوجائیں گی۔'' (کشف الرحمٰن)

۱۴ ''تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کر گویا کہ تو اُسے دیکھ رہا ہے، اگر تو اُسے نہیں دیکھ سکتا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔'' (صحیح بخاری:۵۰)

۱۵ العنکبوت:۴۵ ''بے شک نماز بے حیائی اور نامعقول باتوں سے باز رکھتی ہے۔'' (کشف الرحمٰن:۲/۶۴۱)

۱۶ حدیث قدسی عن ابی ہریرہؓ، صحیح بخاری ''بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کردیتی ہیں۔''

۱۷ سورہ ہود:۱۱۴

۱۸ الفرقان: ۷۰ ''اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے گناہوں کی جگہ نیکیاں عطا فرمائے گا اور وہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔''

© rasailojaraid.com



سناتے ہیں۔ پھر جب ایسے فرشتہ خصلت انسان کو کوئی موذی کبیدہ خاطر کرتا ہے یا اس پر لب کشائی کرتا ہے تو اس جبار و قہار کی طرف سے اعلان ہوتا ہے: «من عادى لي وليا فقد آذنته بالحرب» [19] ''جس نے میرے اس دوست سے دشمنی مول لی، میں اس کے خلاف اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔''

اس تعظیم و تکریم کے پیش نظر امامِ کائنات حضرت محمد کریم عليه التحية والتسليم نے حکماً فرمایا کہ ''اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات برس کے ہوجائیں اور جب وہ دس برس کے ہوجائیں تو نماز چھوڑنے پر اُنہیں زدوکوب کرو، اور خواب گاہ میں ان کے بستر الگ الگ کردو۔'' [20] تاکہ نماز کے اثرات ابتدا ہی سے بچے کی شخصیت پر مرتب ہوں اور وہ منکرات سے کنارہ کش ہوکر حسنات کا طالب ہو اور اس کے نفسِ اَمارہ کو خرابیوں کی حدود تک پہنچنے کا موقعہ ہی نہ ملے اور نماز اسے غلط کاریوں کے اندھیروں سے بھلائی کے اُجالوں کی طرف رہنمائی کرے۔ یہ تربیت نہ صرف اُسے بلوغت و شباب کی بہیمیت و سبعیت (درندگی) کے اثرات سے محفوظ رکھے گی بلکہ وہ جنونِ شباب کے ایام میں بھی عبادتِ الٰہی پر دوام و مواظبت کرکے روزِ محشر عرشِ الٰہی کے سایہ تلے جگہ بھی حاصل کرسکے گا۔ [21]

نماز میں ایسی تاثیر ودیعت کی گئی ہے کہ نمازی بے حیائی اور برائی کے قریب تک بھی نہیں جاتا ہے اور جو شخص نمازی ہوکر بھی خیرات و حسنات سے پہلو تہی کرکے سیئات کے جال میں پھنس چکا ہو، اس کی نماز عدمِ قبولیت کے زمرہ میں ہے۔ ایسا شخص ربّ ذوالجلال کے قرب و دیدار سے شرف یاب نہیں ہوسکتا بلکہ وہ اس مالکِ حقیقی سے دور ہی ہوتا چلا جائے گا۔ [22] کیونکہ اس نے نماز کو کماحقہ ادا ہی نہیں کیا، نمازی ہونے کے باوجود اسے قرب کی بجائے بعدنصیب ہوا اور اگر وہ ربّ کائنات کی طرف عاجزی و انکساری اور خشوع و خضوع کے ساتھ متوجہ ہوتا تو اس

---

[19] صحیح بخاری: ۶۵۰۲

[20] «مروا أولادكم بالصلوٰة وهم أبناء سبع سنين واضربوهم عليها وهم أبناء عشر سنين وفرّقوا بينهم في المضاجع» (ابوداود: ۴۹۵)

[21] «شاب نشأ في عبادة الله» (صحیح بخاری: ۱۴۲۳)

[22] «من لم تنهه صلوته عن الفحشآ والمنكر لم يزدد من الله إلا بعدا» (طبرانی: ۹/ ۲۶۸)

© rasailojarald.com



رؤوف ورحیم کی رحمت اسے اپنی آغوش میں ضرور لے لیتی۔کسی نے کیا خوب کہا ہے:

تم کو شکوہ ہے کہ ہمارا مدعا ملتا نہیں دینے والے کو گلہ ہے کہ گدا ملتا نہیں
بے نیازی بندے کی دیکھ کر کہتا ہے کریم دینے والا دے کسے،کوئی دستِ دعا ملتا نہیں

یہی وجہ ہے کہ اُسوۂ رسول ﷺ کے ماسوا،خشوع وخضوع اور حضورِ قلب کے بغیر ادا کی جانے والی نماز قطعاً قربِ الٰہی کا زینہ نہیں بن سکتی بلکہ ایسی نماز نمازی کے منہ پر ماری جائے گی،جیسا کہ طبرانی کی اس حدیث سے ظاہر ہے:

من صلاها بغير وقتها ولم يسبغ وضوء ها ولم يتم لها خشوعها ولا ركوعها ولا سجودها خرجت وهي سوداء مظلمة تقول: ضيعك الله كما ضيعتني حتى إذا كانت حيث شاء الله لُفَّت كما يلف الثوب الخلق ثم ضرب بها وجهه (المعجم الأوسط للطبراني:۷/۱۸۳)

یعنی''جس شخص نے نماز کو بے وقت پڑھا،وضو ٹھیک طرح سے نہ کیا اور دل بھی حاضر نہ رکھا، رکوع وسجود بھی خوب تسلی سے ادا نہ کئے تو ایسی نماز جب رخصت ہوتی ہے تو وہ نورانیت سے خالی سیاہ بھجنگ ہوتی ہے اور نمازی سے کہتی ہے: اللہ تجھے برباد کرے جس طرح تو نے مجھے برباد کیا یہاں تک کہ جب تھوڑی سی اونچی ہوتی ہے جس قدر اللہ تعالیٰ کو منظور ہو تو پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔''

کیونکہ ایسی نماز میں چوری کا پہلو نمایاں ہے جس سے متعلق امام کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''بدترین چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ وہ نماز میں کیسے چوری کرتا ہے؟ فرمایا: اس کی چوری یہ ہے کہ رکوع وسجود پورے اطمینان سے نہیں کرتا۔[۴۳]

اسکی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ رحمتِ کائنات ﷺ نے فرمایا: ''کسی شخص کی نماز اسوقت تک قبول ہی نہیں ہوتی جب تک کہ وہ رکوع وسجود میں اپنی پیٹھ کو سیدھا نہ کرے۔''[۴۴]

---

۴۳ «أسوأ الناس سرقة الذي يسرق من صلوته، قالوا: يارسول الله! وكيف يسرق من صلوٰته قال: لا يتم ركوعها ولا سجودها»عن أبي قتادة (مسند احمد:۲۲۱۳۶)

۴۴ «لاتجزي صلوٰة الرجل حتى يقيم ظهره في الركوع والسجود» (ابوداود:۸۵۵)

www.KitaboSunnat.com

اس طرح صحیح بخاری میں حضرت حذیفہؓ کا واقعہ مذکور ہے کہ اُنہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز میں رکوع و سجود اطمینان سے نہیں کرتا تھا۔ جب وہ نماز مکمل کر چکا تو حضرت حذیفہؓ نے اُس کو بلا کر فرمایا: تیری نماز نہیں ہوئی اور کہا کہ لو مُتَّ مُتَّ علی غیر الفطرة التي فطر الله محمدا ﷺ علیها[۴۵] ''اگر تو اس حال میں مرجاتا تو اس طریقہ اسلام کے خلاف مرتا جس پر اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو پیدا کیا۔''

یہ نماز کی عدمِ قبولیت کا واضح اور غیر مبہم اعلان ہے جو ارکانِ نماز کو بہ عجلت (جلدی جلدی) ادا کرنے کی صورت میں ہے جبکہ اس ہیئت پر نماز ادا کرنے والوں کی کمی نہیں۔ عوام بے چارے تو ائمہ مساجد کے مرہونِ منت ہوتے ہیں اور اکثر ائمہ مساجد کا بھی یہی حال ہے۔ قیام بہ تساہل، رکوع سجود غیر تمام، قومہ جلسہ برائے نام، معمولی تشہد اور سلام۔ بسا اوقات کمزور مقتدی اپنے 'تگڑے' امام کی موافقت کرنے سے بھی عاجز آجاتے ہیں ممکن ہے کہ علامہ اقبال مرحوم نے ایسا ہی دل خراش منظر دیکھ کر کہا ہو:

تیری نماز بے سرور، تیرا امام بے حضور
ایسی نماز سے گزر ایسے امام سے گزر

پھر اگر لفظ اقامتِ صلوة پر بھی غور کیا جائے تو اس سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ تعدیلِ ارکان، حضورِ قلب، خشوع و خضوع، عجز و نیاز، اور دوام و مواظبت سے بروقت نماز ادا کرنے کا نام اقامتِ صلوٰة ہے۔ چنانچہ امام راغب اصفہانیؒ لکھتے ہیں:

''قرآنِ مجید میں جہاں کہیں بھی نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، وہاں لفظ 'اقامت' استعمال کیا گیا ہے جس میں یہ تنبیہ موجود ہے کہ نماز سے مقصود اس کی ظاہری ہیئت ملحوظ رکھنا نہیں بلکہ اسے جملہ شرائط کے ساتھ ادا کرنا ہے۔''[۴۶]

حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ اقامتِ صلوٰة کا معنی یوں بیان فرماتے ہیں کہ ''فرائض نماز بجا لانا، رکوع، سجدہ، تلاوت، خشوع اور توجہ کو قائم رکھنا 'اقامتِ صلوٰة' ہے۔''

حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ وقتوں کا خیال رکھنا، وضو اچھی طرح کرنا، رکوع سجدہ پوری

---

۴۵ صحیح بخاری: ۷۹۱ ۴۶ مفردات القرآن: ۲/۷۷۷

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com



طرح کرنا 'اقامتِ صلوٰۃ' ہے۔

حضرت مقاتلؒ فرماتے ہیں کہ وقت کی نگہبانی کرنا، مکمل طہارت کرنا، رکوع سجدہ پورا کرنا، تلاوت اچھی طرح کرنا، تشہد اور درود پڑھنا اقامتِ صلوٰۃ ہے۔[۲۷]

اقامتِ صلوٰۃ کے مفہوم اور اُسوۂ رسول ﷺ کے مطابق ادا شدہ نماز، نمازی کے لئے دعا کرتی ہے کہ جس طرح تو نے مجھے کامل طہارت، حضورِ قلب، نہایت خشوع و خضوع، اِتمامِ قیام، رکوع و سجود کے ساتھ بروقت ادا کیا اور میری حفاظت کی، اللہ کریم تیری بھی حفاظت فرمائے! فرمانِ نبی ﷺ ہے:

''جس نے نمازیں بروقت ادا کیں، وضو ٹھیک طرح سے کیا۔ قیام، رکوع و سجود پورے اطمینان سے کئے، خشوع اور توجہ کو پیش نظر رکھا تو ایسی نماز تابناک اور روشن صورت میں ظاہر ہوکر کہتی ہے: اللہ کریم تیری بھی اسی طرح حفاظت کرے جس طرح تو نے میری حفاظت کی۔''[۲۸]

اس طرح نماز ادا کرنے سے انسان کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں جس طرح دن میں پانچ مرتبہ غسل کرنے سے بدن میل کچیل سے پاک ہوجاتا ہے۔ امام کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ایک موقعہ پر اپنے اصحابؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''اگر آپ میں سے کسی کے گھر کے دروازے کے سامنے ایک نہر جاری ہو، وہ اس میں پانچ مرتبہ غسل کرے تو اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی رہے گی؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ 'نہیں' اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی نہیں رہے گی۔ تو آپؐ نے فرمایا: یہ پانچ نمازوں کی مثال ہے، اللہ تعالیٰ ان پانچ نمازوں سے خطاؤں کو مٹا دیتے ہیں۔''[۲۹]

---

[۲۷] تفسیر ابن کثیر، البقرۃ:۳

[۲۸] «من صلی الصلاة لوقتها وأسبغ لها وضوء ها وأتم لها قيامها وخشوعها وركوعها و سجودها خرجت وهي بيضآء مسفرة تقول: حفظك الله كما حفظتني» (المعجم الأوسط للطبرانی:۱۸۳/۷) (ضعیف الترغیب:۵۶/۱)

[۲۹] «أرأيتم لو أن نهرا ببابِ أحدكم يغتسل فيه كلَّ يوم خمسًا ما تقول ذلك هل يبقى من درنهٖ قالوا: لا يبقى من درنهٖ شيئا قال فذلك مثل الصلوات الخمس يمحو الله به الخطايا» (صحیح بخاری:۵۲۸)

© rasailojaraid.com



اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے موسم خزاں میں ایک درخت کی دو شاخیں پکڑیں تو پتے تیزی سے گرنے لگے تو آپؐ نے فرمایا:

''اے ابوذرؓ! میں نے کہا: لبیک یارسول اللہ ﷺ! تو آپؐ نے فرمایا: «إن العبد المسلم ليصلِّ الصلوٰة يريد بها وجه الله فتهافت عنه ذنوبه كما يتهافت هذا الورق عن هذه الشجرة» (۳۰) ''بلا شبہ ایک مسلم بندہ جب رضائے الٰہی کی خاطر نماز ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح یہ پتے اس درخت سے گر رہے ہیں۔''

بلکہ ایک مقام پر فرمایا: کہ پابندی سے پڑھی جانے والی نماز قیامت کے دن نور کا سبب ہوگی: «من حافظ عليها كانت له نورًا وبرهانًا ونجاة يوم القيامة» (۳۱)

''جس نے نماز پر محافظت کی یہ نماز قیامت کے دن نور، برہان اور نجات کا باعث ہوگی۔''

قرآنِ مجید میں ہے کہ ''مسلمان نماز کی وجہ سے روزِ محشر، قیامت کی ہولناکیوں اور ہمہ قسم کے خطرات سے محفوظ رہے گا۔'' (۳۲)

اس کے برعکس جو شخص اقامتِ صلوٰۃ کے مفہوم اور اُسوۂ رسول ﷺ کے خلاف نماز ادا کرتا ہے، اصل وقت کی بجائے بے وقت اور اطمینان کی بجائے جلدی نماز ادا کرتا ہے تو ایسی نماز بارگاہِ ایزدی میں مقبول نہیں۔ ایسی نماز کو نقرة الغراب (کوے کی ٹھونگوں) سے تعبیر کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

''یہ منافق کی نماز ہے، بیٹھا سورج کا انتظار کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ جب سورج زرد ہوکر شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہوجاتا ہے تو (نماز کے لئے) کھڑا ہوتا ہے اور چار ٹھونگیں لگا کر فارغ ہوجاتا ہے۔ وہ نماز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت ہی تھوڑا کرتا ہے۔'' (۳۳)

مگر افسوس کہ آج کل اکثر لوگوں کی نماز عصر کا وقت (دیدہ دانستہ) یہی ہے۔ امام کائنات ﷺ نے نماز کی حفاظت نہ کرنے والوں کو سخت وعید سنائی کہ جو شخص نماز پر محافظت

---

(۳۰) مسند احمد: ۲۱۰۴۶ (۳۱) مسند احمد: ۶۵۴۰

(۳۲) البقرۃ: ۲۷۷

(۳۳) «تلك صلوٰة المنافق يجلس يرقب الشمس حتى إذا كانت بين قرني الشيطان قام فنَقرها أربعا لا يذكر الله فيها إلا قليلا» (صحیح مسلم: ۶۲۲)

© rasailojaraid.com



نہیں کرتا (یعنی ہمیشگی اختیار نہیں کرتا) تو اس کی نماز اس کے لئے قیامت کے دن روشنی، دلیل اور نجات کا باعث نہ ہوگی اور قیامت کے دن وہ قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔''[۳۴] أعاذنا الله

قرآنِ کریم نے مذکورہ اشخاص کے لئے ظالم، مفسد، متکبر، فاسق اور کافر کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ ایسے لوگوں کی معیت میں نجات اور نورانیت کہاں؟ جبکہ مالکِ حقیقی کے دربار میں جبینِ نیاز خم کرنے والوں کے ظاہر و باطن میں نورانیت ہوتی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''میری اُمت کو قیامت کے دن بلایا جائے گا تو ان کے چہرے، ہاتھ، پاؤں وضو کے نشانات کی وجہ سے چمکتے ہوں گے۔''[۳۵]

مگر برا ہو بدعات کا کہ اس کے رسیا لوگ مذکورہ شناخت کے باوجود بھی حوضِ کوثر پر جانے سے روک دیے جائیں گے۔ ان کے اور رحمۃ للعالمین ﷺ کے درمیان ایک دیوار حائل ہوجائے گی اور یہ لوگ خود امامِ رحمت ﷺ کی زبانِ مبارک سے، آپؐ کی تمام تر شانِ رحمت کے باوجود «سُحقا سُحقا لمن غَيَّر بعدي»[۳۶] کی صدا سنیں گے۔

حالانکہ اُسوۂ رسول ﷺ کے مطابق جب مؤمن وضو کرتا ہے تو وضو کے اعضا دھوتے وقت ہر ہر عضو سے گناہ جھڑ جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے۔[۳۷] پھر جب وہ تکمیل وضو کے بعد آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر[۳۸] «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ»[۳۹] اور «أَشْهَدُ أَنْ لاَّ إِلٰـهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهٗ لاَشَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ» پڑھتا ہے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں پھر وہ جس دروازے سے بھی چاہے جنت میں داخل

---

[۳۴] «من لم يحافظ عليها لم يكن له نور ولا برهان ولا نجاة، وكان يوم القيامة مع قارون وفرعون و هامان وأبي بن خلف» (مسند احمد:۶۵۴۰)

[۳۵] صحیح بخاری:۱۳۶ [۳۶] صحیح بخاری:۶۵۸۵

[۳۷] صحیح مسلم:۲۴۴

[۳۸] ثم طرفه إلى السماء (تلخيص الحبير:۱/۱۸۷)

[۳۹] جامع ترمذی:۵۵، قال الشيخ زبيرعلي زئي: هذا حديث ضعيف من أجل الانقطاع

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com



ہو جائے۔[40]

علامہ منذریؒ نے الترغیب و الترهیب میں یہ دعا بھی نقل کی ہے: «سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لاَّ إِلٰـهَ إِلاَّ أَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ»[41]

تکمیلِ وضو کے بعد جب مؤمن دربارِ الٰہی (مسجد) میں پہنچ کر قیام کے لئے اللہ اکبر کہتا ہوا اپنے کندھوں تک ہاتھ اُٹھاتا ہے تو یہ گویا اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ اس نے ہمہ تن اپنے آپ کو اللہ ربّ العزت کے سپرد کردیا ہے۔ وہ اپنے رب کے سامنے ہاتھ باندھ کر اللہ تعالیٰ کی پاکی وحمد، اس کے مبارک نام، اس کی اعلیٰ وارفع شان کے تذکرہ کے بعد اس کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہے۔[42] پھر شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کے بعد اللہ رحمٰن رحیم کے نام سے سورہ فاتحہ کا آغاز کرتا ہے۔ اللہ ربّ العالمین کی حمد وستائش، اس کی شانِ رحیمی کے بعد اس کی کبریائی بیان کرتا ہے اور اس کی خالص عبادت اور اسی سے استعانت کا اقرار کرتا ہے تو اسے اس حال میں دیکھ کر اللہ کریم فرماتے ہیں:

''یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے، میرے بندے کیلئے ہے جو اس نے سوال کیا۔''[43]

تب یہ بے چین انسان صراطِ مستقیم کی رہنمائی کی التجا کرتا ہوا انعام یافتہ لوگوں کے راستہ کا طلب گار ہوتا ہے۔ مغضوب علیھم اور ضآلین کی راہ سے بچنے کی التجا کرتا ہے تو اللہ کریم فرماتے ہیں کہ یہ میرے بندے کے لئے خاص ہے اور میرے بندے کے لئے ہے جو اس نے سوال کیا۔[44] پھر یہ انسان آمین[45] کہہ کر اس التجا کی قبولیت کا خواہشمند ہوتا ہے پھر اللہ رحمٰن رحیم سے سورۂ اخلاص پڑھ کر توحید کے سمندر میں غوطہ زن ہوتا ہے اور جملہ معبودانِ باطل کی نفی کرکے اس ذاتِ صمدی کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہے جس کا کوئی ہمسر نہیں، پھر اس

---

(40) ایضاً، صحیح سنن الترمذی: ۵۵/۱

(41) المعجم الكبير للطبرانی: ۱۸۵/۲

(42) سبحانك اللهم سے لیکر ولا إله غيرك تك پھر تعوذ اور بسملہ، اس کے بعد سورہ فاتحہ (ابوداود: ٦٥٨)

(43) هذا بيني وبين عبدي ولعبدي ماسأل (صحیح مسلم: ۳۹۵)

(44) هذا لعبدي ولعبدي ماسأل (ایضاً)

(45) إذا أمَّن القاري فأمِّنوا ...... الحديث (صحیح بخاری: ٦٤٠٢)

ذاتِ کبریائی کی بڑائی بیان کرتا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں (۴۶) تک اُٹھاتا ہوا (رفع الیدین کرتا ہوا) جھک جاتا ہے اور بحالتِ رکوع خود کو انتہائی کمزور سمجھتے ہوئے اپنے مالک حقیقی کی عظمت بیان کرتا ہے اور متعدد بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم (۴۷) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي (۴۸) سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ (۴۹) کا وِرد کرتا ہے۔ اس کے بعد سر اُٹھا کر اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اُٹھاتا ہوا امید و رجا اور مکمل وثوق سے یوں گویا ہوتا ہے: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ یعنی اللہ تعالیٰ نے اس عاجز اور نادار بندے کی بات سن لی جس نے اس کی حمد بیان کی۔ پھر «رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ» (۵۰) یا «رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلأَ السَّمٰوَاتِ وَمِلأَ الأَرْضِ وَمِلأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ ......» الخ (۵۱) مسنون الفاظ کے ذریعے ذاتِ کبریائی کی حمد بیان کرتے ہوئے اس کی رضا مندی کا طالب ہوتا ہے۔ اس کے بعد اللہ اکبر کہتا ہوا اپنی پیشانی اپنے مالکِ حقیقی کے در پر رکھ دیتا ہے اور نہایت عاجزی و انکساری سے متعدد بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلٰى (۵۲) یا «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لاَ أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ» (۵۳) پڑھتا ہے۔ پھر ندامت کے آنسو بہاتا ہوا اپنے صغائر و کبائر ظاہر اور پوشیدہ، اگلے پچھلے، دیدہ دانستہ گناہوں کی معافی کا طلب گار ہوتا ہے۔ (۵۴)

پھر تکبیر کہتے ہوئے سر اُٹھاتا ہے اور دو سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھ کر التجا کرتا ہے: «اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي» (۵۵)

''الٰہی مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، ہدایت، عافیت اور رزقِ (حلال) عطا فرما۔''

پھر دوبارہ اللہ اکبر کہہ کر سجدہ ریز ہو جاتا ہے، تسبیحات پڑھتا اور عفو و کرم کی درخواست

(۴۶) صحیح بخاری: ۷۳۵ (۴۷) صحیح مسلم: ۷۷۲ (۴۸) صحیح بخاری: ۷۹۴
(۴۹) صحیح مسلم: ۴۸۷ (۵۰) صحیح بخاری: ۷۹۹ (۵۱) صحیح مسلم: ۴۷۷
(۵۲) صحیح مسلم: ۷۷۲ (۵۳) صحیح مسلم: ۴۸۶
(۵۴) «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي ذَنْبِي كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَأَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ وَعَلاَنِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ» (صحیح مسلم: ۴۸۳)
(۵۵) ابوداود: ۸۵۰

کرتا ہے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اسی ہیئت پر باقی رکعات پوری کر کے دو زانو مؤدب بیٹھ کر حلف نامہ [۵۶] پیش کرتا ہے:

الٰہی زبان تو نے عطا فرمائی، لہٰذا حمد و تسبیح تحلیل و تمجید اور اَذ کار صرف تیرے لئے۔ الٰہی! جسم تو نے عطا فرمایا لہٰذا میرا قیام رکوع سجدہ طواف اور دیگر جسمانی عبادتیں صرف تیرے لئے۔ الٰہی تو نے مال عطا فرمایا، لہٰذا میری قربانی، نذر و نیاز، صدقات و خیرات وغیرہ جملہ مالی عبادتیں صرف تیرے لئے ہیں۔

اس کے بعد آپ ﷺ کے لئے سلامتی، اور رحمت و برکت کی دعا کرتا ہوا اپنے لئے اور اللہ کے نیک بندوں کے لئے بھی سلامتی کی درخواست کرتا ہے۔ اس کے بعد اقرار نامہ پیش کرتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی اُلوہیت اور محمد رسول اللہ ﷺ کی عبدیت و رسالت کو تسلیم کرتا ہے۔ اس کے بعد محسن انسانیت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر درود [۵۷] کا تحفہ پیش کرتا ہے پھر اپنے ہی جسم پر کئے گئے مظالم کا تذکرہ کر کے اپنے مالکِ حقیقی غفور رحیم سے مغفرت کا سوال کرتا ہے۔[۵۸] غم و حزن، عجز و کسلان، بخل و بزدلی، قرض کے بوجھ اور قہر الرجال [۵۹] کے ساتھ عذابِ جہنم، عذابِ قبر، فتنۂ دجال، اور حیات و ممات کے فتنوں سے پناہِ الٰہی کا طالب ہوتا ہے۔[۶۰]

---

۵۶ «التحيات لله والصلوٰت والطيبات السلام عليك أيها النبي ورحمة الله و بركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمد عبده ورسوله» (صحیح بخاری:۱۲۰۲)

۵۷ صحیح بخاری:۳۳۷۰ «اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد»

۵۸ «اللهم إنى ظلمت نفسى ظلمًا كثيرا ولا يغفر الذنوب إلا أنت فاغفرلى مغفرة من عندك وارحمنى إنك أنت الغفور الرحيم» (صحیح بخاری:۸۳۴)

۵۹ «اللهم إنى أعوذ بك من الهم والحزن وأعوذ بك من العجز والكسل وأعوذ بك من البخل والجبن وأعوذ بك من غلبة الدين وقهر الرجال» (ابوداود:۱۵۵۵)

۶۰ «اللهم إني أعوذ بك من عذاب جهنم وأعوذ بك من عذاب القبر وأعوذ بك من فتنة المسيح الدجال وأعوذ بك من فتنة المحيا والممات» (صحیح بخاری:۱۳۷۷)

www.KitaboSunnat.com

© rasaifjaraid.com



بعدازاں اپنے لئے دین ودنیا کی بھلائی (۶۱) مؤمنین، والدین، اولاد اور اپنے لئے بخشش کی التجا کرتا ہے۔(۶۲) غرض یہ کہ انسان اس وقت مناجات کے آخری مراحل میں ہوتا ہے اور اپنے مالک حقیقی کے خزانوں سے ہر اُس چیز کا طلبگار ہوتا ہے جس کی اسے ضرورت ہوتی ہے۔ تب یہ انسان اپنے دامن کو فیضانِ الٰہی سے پُر کرکے السلام علیکم ورحمتہ اللہ کہتا ہوا نماز سے فارغ ہوجاتا ہے۔(۶۳)

تاہم اسی انداز میں مؤدب دو زانو بیٹھ کر انتہائی تذلل کے ساتھ اللہ مالک الملک کی کبریائی بیان کرتا ہے اور اپنی نماز میں کوتاہی اور سستی پر استغفار (۶۴) کرتا ہے اور اپنی دنیا وآخرت کی بھلائی اور بہتری کے لئے دعائیں مانگتا ہے۔ جب انسان ایسے انداز میں نماز ادا کرتا ہے تو محسنِ انسانیت حضرت محمد ﷺ کی زبانِ مبارک سے یہ خوشخبری پالیتا ہے کہ

«ما من مسلم توضأ فأحسن الوضوء ثم صلّى صلوٰة يحفظها ويعقلها إلا دخل الجنة» (۶۵) ''یعنی جو شخص سنت کے مطابق اچھی طرح وضو کرکے پھر دل لگا کر حفاظت سے اور سمجھ کر نماز ادا کرے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

اللهم وفقنا لما تحب و ترضى ...... آمين يارب العالمين !

| |
|---|
| مولانا عبدالرحمٰن عزیز معروف اہل علم میں سے ہیں، آپ کے مضامین عرصۂ دراز سے دینی مجلّات میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ کچھ عرصہ سے موصوف کی سماعت کافی متاثر ہے جس کے لئے قارئین سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں اسلام کی مزید خدمت کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ (ادارہ 'محدث') |

(۶۱) ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (البقرة:۲۰۱)

(۶۲) ﴿رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءَ رَبَّنَا اغْفِرْلِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ﴾ (ابراہیم:۴۰،۴۱)

(۶۳) ابوداود:۹۹۶

(۶۴) سلام کے بعد اللہ اکبر، استغفر اللہ تین بار، آیت الکرسی واذکار مسنون (صحیح بخاری:۸۴۲، صحیح مسلم:۵۹۱، السنن الکبری:۹۹۲۸)

(۶۵) المعجم الکبیر للطبرانی:۴/۲۸۴